

پیش لفظ

انسان نے جب سے کرہ ارض پر قدم رکھا ہے وہ حالت جنگ میں ہی ہے۔ قاتل اور ہاتیل کی قدیمیم لڑائی سے لے کر آج کی جدید دنیا تک کے انسانوں کو ایک مشترکہ مسئلہ درپیش ہے۔ وہ جنگ، قتل و غارت اور جبر و استھصال کا مسئلہ ہے۔ بنیادی طور پر جبراہی وہ عنصر ہے جس سے معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے جب ایک انسان اپنی حدود سے تجاوز کرتا ہے تو وہ کسی دوسرے کے حق پر قابض ہوتا ہے اور یہاں سے ہی جرکی بنیاد پڑ جاتی ہے جس کے رد عمل میں مزاحمت کا وجود عمل میں آتا ہے۔ آج کے دور کا جدید انسان صدیوں کا سفر طے کر چکا ہے۔ اس نے اپنی آسائش کے لیے بہت سی حرث کن ایجادات بھی کی ہیں۔ نئے نئے چہانوں کی تلاش میں ہمیشہ سرگردان رہتا ہے مگر پھر بھی وہ کسی نہ کسی حوالے سے جبر و استھصال کا شکار ہے۔

ہر دور کے ادیب نے انسان کو موضوع بنایا ہے۔ اردو ادب میں عبد اللہ حسین ایک ایسے فکشن نگار ہیں جن کے ہاں انسان کا وجود سب سے بڑا موضوع ہے۔ عبد اللہ حسین کے کردار عام گوشت کے انسان ہیں۔ ان کے مسائل خواہ وہ جسمانی ہوں یا ذہنی ان کے موضوعات کا حصہ ہیں۔ عبد اللہ حسین کے فکشن سے خاص لگاؤ کی وجہ سے رام نے ایم فل کے مقالے کے لیے عبد اللہ حسین کے افسانوی ادب کا چناو کیا۔ میرے مقاٹے کا عنوان ”عبد اللہ حسین کے فکشن کا مطالعہ: معاشرتی جبر کے تناظر میں“ ہے۔

یہ ایسا موضوع ہے جس کے ذریعے عبد اللہ حسین کے فکشن کی نئی جہیں واہوتی ہیں۔ موضوع کا یہی وہ رنگ ہے جو ان کے تمام فکشن میں شامل ہے۔ اسی لیے مقالہ نگار نے عبد اللہ حسین کے فکشن کو معاشرتی جبر کے تناظر میں دیکھنے کی سعی کی ہے۔

اس مقالہ کو چار ابواب میں منقسم کیا گیا ہے۔ باب اول ”معاشرتی جبر..... بنیادی مباحث“، میں جبراہی کی تعریف، اس کے مترادفات اور معاشرتی جبراہی کی اقسام کو زیر بحث لا یا گیا ہے۔ جس میں معاشری جبر، ریاستی جبر، مذہبی جبر، نفسیاتی جبر، تاریخی جبر کو صراحت سے بیان کیا ہے۔

باب دوم ”معاشرتی جبر اور پاکستانی اردو ناول“ کے عنوان سے ہے جس میں پاکستان بننے کے بعد لکھے جانے

والے چند ناولوں کو معاشرتی جبر کے موضوع کے تناظر میں زیر بحث لایا گیا ہے۔

باب سوم کا عنوان ”عبداللہ حسین کے ناولوں میں معاشرتی جبر“ ہے۔ جس میں ان کے ناولوں سے ”اداں نسلیں“، ”باغھ“، ”قید“ اور نادر لوگ شامل ہیں۔ ”اداں نسلیں“ کو معاشی جبر، ریاستی جبر اور تاریخی جبر کے تناظر میں دیکھا گیا ہے۔ ”باغھ“، ریاستی جبر کا نوحہ خواں ہے۔ ”قید“ میں مذہبی جبر کا رنگ نمایاں ہے اور ”نادر لوگ“، معاشی جبر، ریاستی جبر اور تاریخی جبر کے موضوعات کا احاطہ کرتا ہے۔

باب چہارم ”عبداللہ حسین کے ناولٹ اور افسانوں میں معاشرتی جبر“ کے عنوان سے ہے۔ عبد اللہ حسین کے ناولٹ ”نشیب“ اور ”واپسی کا سفر“ اور ان کے افسانوں میں سے ”ندی“، ”مہاجرین“ اور ”فریب“ کو معاشرتی جبر کے تناظر میں زیر بحث لایا گیا ہے۔ ”نشیب“ کی کہانی نفسیاتی جبر کی عکاس ہے۔ ”واپسی کا سفر“ کو معاشی اور نفسیاتی دونوں حوالوں سے بحث کا حصہ بنایا گیا ہے۔ اس ناولٹ میں ان لوگوں کی زندگی کا عکس ہے جو اچھے مستقبل کی تلاش میں بیرون ملک غیر قانونی طور پر رہتے ہیں۔ ان کے افسانوں میں سے کہانی ”ندی“ کا موضوع نفسیاتی جبر ہے۔ جس کا سامنا افسانے کی مرکزی کردار بلانکا کرتی ہے۔ ”مہاجرین“ پڑھنے میں اگرچہ دونوں کی کہانی ہے لیکن ان کے درمیان دونسلوں کا فاصلہ حائل ہے۔ ”فریب“ افسانہ ایک ایسی بستی کی داستان ہے جو جھوٹ، لائج اور فریب کا شکار ہوتی ہے۔ اس میں معاشی جبر کا رنگ نمایاں ہے۔

عبداللہ حسین نے اپنے فکشن میں مذہب، ریاست اور تاریخ کے حوالے سے بہت سے حساس موضوعات کو بر تھے ہوئے معاشرتی جبر کو ایک زیر کارکن انسان اور لفظوں کے پیرائے میں سمودیا ہے۔

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہوں جنہوں نے محمد و آل محمد کے ویلے سے مجھے شعور، ہمت اور صحت عطا کی کہ میں اپنا یہ مقالہ مکمل کر سکا۔

اس کے بعد میں اپنی نہایت قابل احترام نگران اور نرم دل استادڈا کمٹ نسیمہ رحمن کا تہہ دل سے شکرگزار ہوں جنہوں نے اس مقالے کی تکمیل کے ہمراحلے پر میری رہنمائی کی۔ مجھے صحت کے حوالے سے جو مسائل در پیش رہے اور اس دوران جوتا خیر ہوئی۔ ان تمام معاملات میں انہوں نے جس طرح ایک شفیق استاد کی طرح مجھ پر شفقت کی اس کے لیے میں ہمیشہ